Persuasion

Jane Austen

جین آسٹن

پرسوے ژن

سید عرفان علی ڈوٹ کوم

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan

پرس و پژن

ترغیب

جین آسٹن

اُردو ترجمہ: سید عرفان علی

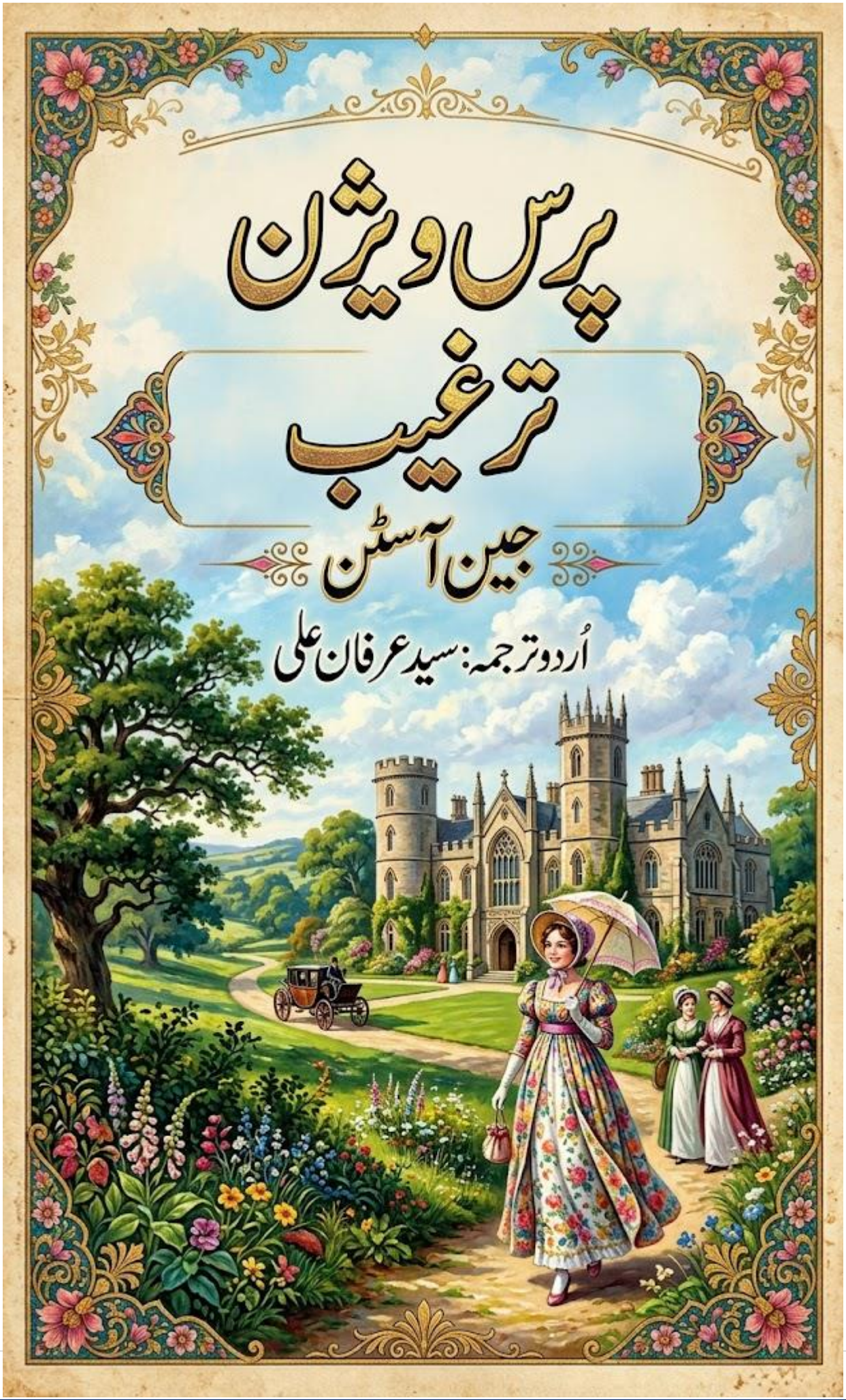

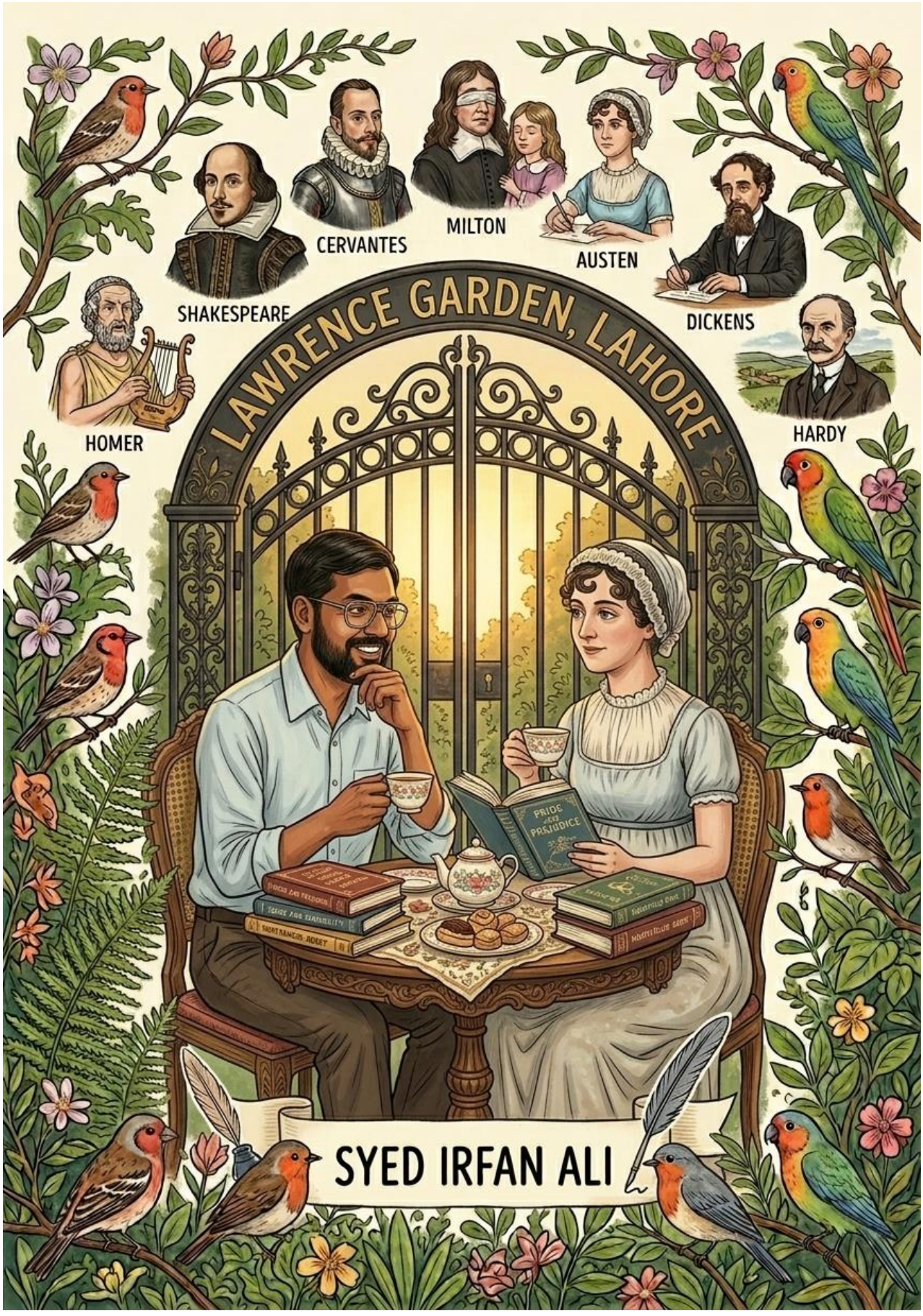

Jane Austen and Syed Irfan Ali

جین آسٹن کے اردو تراجم

مینس فیلڈ پارک

سینس اینڈ سینسی بیلیٹی

پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس

پرس ویشن ایما

نارتھ اینگرا ے بے

www.SyedIrfanAli.com

دلچسپ تراجم کی لائبریری

آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-98886

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

سید عرفان علی ڈوٹ کوم کی تمام کتب پیکا ایکٹ

اور ڈی ایم سی اے کے تحت کاپی رائٹڈ ہیں

COPYRIGHTED UNDER

DMCA-Digital Millennium Copyright Act

تاریخ ساز ادب

جین آسٹن کے دور میں

دلچسپ ناولز کے ساتھ پہنچ گیا

تمام کتب کے تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

No.	Date	Name of Period
1.	450-1066 A.D.	Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period
2.	1066-1350 A.D.	Anglo-Norman Period
3.	1350-1400 A.D.	The Age of Chaucer
4.	1066-1500 A.D.	Middle English Period
5.	1500-1600 A.D.	The Renaissance or the Early Modern Period
6.	1558-1603 A.D.	The Elizabethan Age
7.	1603-1625 A.D.	The Jacobean Age
8.	1625-1649 A.D.	The Caroline Age
9.	1649-1660 A.D.	The Commonwealth Age
10.	1620-1660 A.D.	The Puritan Age or The Age of Milton
11.	1600-1785 A.D.	The Neo-classical Period
12.	1660-1700 A.D.	The Restoration Period or The Age of Dryden
13.	1700-1750 A.D.	The Age of Pope
14.	1700-1745 A.D.	The Augustan Age or The Classic Age

15.	1745-1783 A.D.	The Age of Sensibility
16.	1740-1800 A.D.	The Age of Transition
17.	1785-1830 A.D. or 1800-1850 A.D.	The Romantic Period

Regency Era 1811-1820

1817 Jane Austen Persuasion

Sir Walter Scott, Lord Byron, Susan Ferrier, Maria Edgeworth

18.	1832-1901 A.D.	The Victorian Period
19.	1848-1860 A.D.	The Pre-Raphaelites
20.	1880-1901 A.D.	Aestheticism and Decadence
21.	1901-1910 A.D.	The Edwardian Period
22.	1910-1914 A.D.	The Georgian Period
23.	1914-1945 A.D. or 1890-Onwards	The Modern Period
24.	1945- Present Day	The Post Modern Period

Persuasion Characters
Anne Eliiot
Captain Wentworth
Elizabeth Elitot
Sir Walter Elliot
Mr. Elliot
Mary Musgrove
Charles Musgrove
Admiral Croft
Louisa Musgrove
Henrietta Musgrove
Lady Russell
Mrs. Clay
Captain Benwick
Mr. & Mrs. Musgrove
Captain Harville

پرس ویژن کے کردار

این ایلیٹ

Anne Elliot

مرکزی کردار۔ عمر ستائیس سال۔ سر والٹر ایلیٹ کی درمیانی بیٹی۔

وینٹ ورتھ

کیپٹن فریڈرک

Captain Frederick Wentworth

وینٹ ورتھ اور این آپس میں محبت کرتے ہیں۔

سر والٹر ایلیٹ

Sir Walter Elliot

بہت بڑی جائداد کیلنچ ہال کے مالک۔ این کے والد۔ بلند مرتبہ ہونے کی وجہ سے مغرور اور فضول خرچ۔
نہ صرف ہمیشہ اپنے آپ کو بہترین طریقے سے تیار رکھتے ہیں بلکہ ایسے ہی لوگوں کو پسند بھی کرتے ہیں۔

ایلزبیتھ

Elizabeth Elliot

این کی بڑی بہن۔ غیر شادی شدہ۔ عادات اپنے والد سے ملتی ہیں اس لئے دونوں ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے ہیں۔

ولیم

Mr. William Elliot

این ایلیٹ کا کزن۔ قانون کے مطابق سر والٹر ایلیٹ کا بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے انکی وفات کے بعد اسے ہی جائداد کا مالک بننا تھا۔

Mary Elliot Musgrove

این کی چھوٹی بہن۔ چارلس مسگرو کی بیوی اور دو بیٹوں کی ماں۔

Charles Musgrove

این کی چھوٹی بہن میری کا شوہر۔ اپر کلاس میں شاندار حویلی اور جائداد کا وارث۔ واضح رہے کہ ناول میں دو چارلس ہیں۔ چارلس مسگرو اور چارلس ہیٹر۔ زیادہ اہمیت کا حامل یہی چارلس ہے۔

Louisa Musgrove

چارلس کی چھوٹی خوبصورت اور جزباتی بہن۔

Henrietta Musgrove

چارلس کی چھوٹی اور لوئیزا کی بڑی بہن۔ دونوں بہنیں کم عمر اور اچھی عادات کی مالک ہیں۔

Mr. & Mrs. Musgrove

چارلس ہینریٹا اور لوئیزا کے والدین۔ علاقے میں ایلیٹ کے بعد انکا ہی مرتبہ اور مقام ہے۔

اپر کلاس میں شاندار گھر اور بچوں کو ہر سہولت مہیا کی ہے۔

چارلس ہیٹر

Charles Hayter

چارلس مسگرو ہینریٹا اور لوئیزا کا کزن۔ چارلس مسگرو اور چارلس ہیٹر دونوں کی والدہ بہنیں ہیں۔

چارلس ہیٹر کا خاندان اگرچے مس گرو جیسا دولت مند نہیں مگر خود چارلس ہیٹر معاشرے میں بلند مقام حاصل کر چکا ہے۔

کیپٹن بین وک

Captain Benwick

کیپٹن ہارول کی بہن فینی کا منگیتر مگر اپنی محبت اپنی منگیتر کی موت کا صدمہ ہے۔ بحری جہاز کا آفیسر۔

چھٹیاں گزارنے مسٹر اور مسز ہارول کے گھر موجود ہے۔ لوئیزا کو دیکھا تو اس میں دلچسپی لینے لگا۔

لیڈی رسل

Lady Russell

این کی مرحوم والدہ سے گہری دوستی تھی۔ بلند مرتبہ اور دولت مند خاندان سے تعلق۔

این سے محبت کرتی ہیں اور گھر کے معاملات میں بھی انکے مشورے چلتے ہیں۔

ایڈمرل اینڈ مسز کرافٹ

Admiral and Mrs. Croft

سر والٹر ایلیٹ کی فضول خرچیوں کے بعد جب حویلی کرائے پر دی گئی تو ایڈمرل اور مسز کرافٹ نے لی۔ بحری جہاز کے آفیسر۔

شادی کے بہت عرصے بعد بھی میاں بیوی میں گہری محبت ہے بلکہ بیوی بحری جہاز میں بھی ہمیشہ شوہر کے ساتھ سفر کرتی ہے۔

مسز کلے

Mrs. Clay

خاندانی وکیل مسٹر شیفرڈ کی بیوہ بہن۔ ایلزبیتھ کی سہیلی۔

مسز سمتھ

Mrs. Smith

این کی بچپن کی سہیلی۔ نئے گھر باتھ میں ملاقات ہوئی۔ کبھی حالات اچھے تھے مگر اس وقت غریب بیمار اور بیوہ۔

برے وقت میں این کی اس سے محبت ثابت کرتی ہے کہ این دولت سے زیادہ دوستی محبت اور رشتوں کو اہمیت دیتی ہے۔

جین آسٹن پرسن ویژن

سر والٹر ایلیٹ کئی نسلوں سے بلند مرتبہ اور دولت مند انسان تھے،

مگر فضول خرچیوں کی وجہ سے اب عالی شان گھر کے اخراجات بھی برداشت کرنا مشکل تھا۔

وہ اپنی بڑی بیٹی **ایلزبیتھ** کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے کہ اگرچہ کوئی فضول خرچی نہیں کی، مجھ جیسا خاندانی اور بلند مرتبہ انسان اپنی خاندانی عزت کو بچاتے اور نام کو محفوظ کرتے ہوئے جتنے کم پیسوں میں گزارا کر سکتا تھا کیا،

مگر پھر بھی لگتا ہے کہ اخراجات مزید کم کرنے پڑیں گے۔ قرضہ بہت زیادہ چڑھ چکا ہے۔

لمبی اور خوبصورت بیٹی بھی اپنے باپ کی طرح فضول خرچ تھی۔ کہنے لگی کہ جہاں بہت ضرورت تھی وہاں بھی خیرات دینا بند کر دی ہے۔ ڈرائنگ روم کے لیے نئے فرنیچر کی ضرورت تھی وہ بھی نہیں خریدا۔ اور لندن سے واپسی پر اپنی بہن این کے لیے کوئی قیمتی تحفہ بھی نہیں لیا۔ میں تو سمجھی تھی کہ اس طرح اپنے قرضے اتارنے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔

خوبصورت چھوٹی بہن **این** آتش دان کی آگ کے قریب کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنے ابو اور بہن کی گفتگو سنتی رہی۔

یہ **کیلنچ ہال** نامی عظیم الشان گھر میں رہتے تھے۔ جس کے چاروں جانب ان کی زمینیں تھیں۔ اگرچہ ٹھیک ٹھاک آمدنی آتی تھی مگر **این** کو بہت پہلے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے والد اور بہن کی فضول خرچیوں اور شاہانہ انداز سے جلد ہی پریشانی اٹھانی پڑے گی۔

جب تک اس کی والدہ زندہ رہیں اپنے شوہر کو فضول خرچیوں سے روکتی رہیں، مگر ان کی وفات کے بعد حالات خراب ہوتے گئے۔

ایلزبیتھ نے مشورہ دیا کہ ابو جان شاید اب ہمیں اپنی کچھ زمینیں فروخت کر دینی چاہیے۔ غصے میں والد نے جواب دیا کہ میری زندگی میں یہ ممکن نہیں۔ انہیں اپنی شان و شوکت اور جاہ و جلال کا مکمل اندازہ تھا اور یہ بات کہتے ہوئے بھی آئینے میں اپنی بھرپور شخصیت کو دیکھ رہے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنی جائداد، **کیلنچ ہال** مکمل طور پر اپنے وارث کے حوالے کروں۔

پھر غصے میں کہا کہ اگرچہ **ولیم ایلیٹ** اس عظیم جائیداد کے قابل نہیں۔

دونوں بہنو کو علم تھا کہ ان کا کوئی بھائی نہ ہونے کی وجہ سے باپ کے بعد یہ جائیداد ان کے دور کے کزن رشتہ دار **ولیم ایلیٹ** کو ملنی ہے مگر والد صاحب اسے پسند نہیں کرتے۔ دراصل بہت سال پہلے جب اس کے والد صاحب کی ملاقات **ولیم ایلیٹ** سے ہوئی تو ان کی خواہش تھی کہ وہ ان کی بیٹی **ایلزبیتھ** سے شادی کرلے تاکہ **کیلنچ** کی عظیم جائیداد گھر اور خاندان کے اندر ہی رہے۔ اگرچہ **ولیم** مودبانہ گفتگو کرنے والا اچھی عادات کا مالک تھا مگر اس نے اچانک ایک دوسری جگہ بہت امیر لڑکی سے شادی کرلی۔ **سر والٹر** نے اس کی شادی کا بہت برا منایا۔ اور پھر **سر والٹر** کو پتہ چلا کہ **ولیم** نے نہ صرف ان کے بلکہ ان کی بیٹی **ایلزبیتھ** کے بارے میں بھی غلط گفتگو کی ہے۔

یہ ناقابل برداشت بات تھی تو باپ اور بیٹی نے اس کے بعد کبھی بھی **ولیم** سے ملاقات نہ کی۔

لیکن **این** سوچ رہی تھی کہ بہن اور **ولیم** کے درمیان تعلقات بہت خراب ہیں۔

ورنہ **ولیم** کی بیوی چونکہ فوت ہوچکی ہے اس لیے اب تو **ایلزبیتھ** اور **ولیم** کی شادی کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

ایلزبیتھ اور این سے تیسری چھوٹی بہن میری کی ان دونوں سے پہلے شادی ہوچکی تھی۔ این کی اس سے سب سے زیادہ گہری دوستی تھی۔

ایلزبیتھ نے اپنے والد سے بات جاری رکھی کہ اس علاقے میں ہم سب سے زیادہ محترم اور قابل احترام ہیں مگر دیکھیں پھر بھی اپنے حالات کی وجہ سے ہم پریشان ہیں۔

این بہت عرصے سے اپنے خاندانی قرضوں کی وجہ سے پریشان تھی اگرچہ ان میں اس کا کوئی ہاتھ نہ تھا۔ خواہش تھی کہ اس سلسلے میں کوئی مشورہ دے مگر علم تھا کہ اس کی بات کو باپ اور بہن کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اس خوبصورت چھوٹی لڑکی سے صرف محبت تو کی جا سکتی تھی مگر اس کی بات پر توجہ دینے کے لیے کوئی تیار نہ تھا۔

باپ آئینے میں اپنے بہت قیمتی اور شاندار لباس کی دل ہی دل میں تعریف کرتے ہوئے ایلزبیتھ سے کہنے لگا کہ تم بالکل فکر نہ کرو۔ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے۔ باپ کی طرح ایلزبیتھ بھی بہت قیمتی، شاندار اور مہنگے کپڑوں میں ملبوس تھی۔ باپ خوش تھا کہ وہ اور اس کی بیٹی ایلزبیتھ بلند مرتبہ لوگ ہیں اور شان و شوکت کے ساتھ ہی زندگی بسر کرنی چاہیے۔ چھوٹی بیٹی این کی سادگی انہیں بالکل پسند نہیں تھی۔ باپ نے کہا کہ اس مسئلے پر مجھے لیڈی رسل اور اپنے وکیل مسٹر شیفرڈ سے مشورہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ مخلص لوگ ہیں۔ ایلزبیتھ نے اپنے والد صاحب سے اتفاق تو کرلیا مگر صاف الفاظ میں بتادیا کہ وہ اپنے شاندار گھوڑے اور بگھی، اپنی نوکرانیاں، قیمتی لباس اور لندن کی سیر کو کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتی۔

جب باپ نے کہا کہ بالکل ایسا ہی ہوگا تو این سوچ میں پڑ گئی کہ ہم کسی بھی قسم کے اخراجات میں کمی نہ کرتے ہوئے اپنے قرضوں کو کس طرح کم کرسکتے ہیں۔ وہ جانتی تھی کہ وکیل صاحب تو بہت عقلمند انسان ہیں۔ ہمیشہ اس بات کی تائید کرتے جو اس کے والد صاحب کہتے تو وہ کس طرح کوئی مدد کرسکتے تھے۔ مگر ہاں لیڈی رسل بہت اچھی خاتون ہیں۔ نہ صرف والدہ کی اچھی سہیلی تھیں بلکہ ہم سب کے ساتھ ہی مخلص ہیں۔ ان کی اچھی عادات اور محبت کی وجہ سے این ان کے بہت قریب تھی۔

صرف ان کے پاس طاقت تھی کہ وہ باپ اور بہن کو کچھ بڑی تبدیلی کرنے پر تیار کرسکیں۔

این نے اپنی خوبصورت اور نرم آواز میں والد سے کہا کہ یقینی طور پر لیڈی رسل سے مشورہ کیا جانا چاہیے۔ باپ نے جواب دیا کہ ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر انہیں اپنی صحت کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ ان کی آنکھوں کے نیچے ہلکے دیکھ کر میں پریشان ہو گیا، اگرچہ ہم دونوں ہم عمر ہیں۔ ایلزبیتھ نے اپنے والد صاحب کو خوش کرنے کے لیے ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔ باپ نے اپنی بیٹی کی بات سے خوشی محسوس کی اور کہا کہ دیکھو ہمارے ارد گرد کے لوگ اپنی خوبصورتی اور صحت کھو رہے ہیں

مگر کتنی خوشی کی بات ہے کہ ہم دونوں سدا بہار ہیں۔

این سوچ رہی تھی کہ اسے فوری طور پر لیڈی رسل سے ملنا چاہیے۔

اگر ان کا کوئی مفید مشورہ ہمیں بچا گیا تو ٹھیک ہے ورنہ شرمندگی ہمارا مقدر ہے۔

لیڈی رسل کو معلوم تھا کہ این عقلمند اور سمجھدار لڑکی ہے اس لیے گھر والوں کو اس کی بات پر توجہ دینی چاہیے۔ این اور وہ دونوں عمر کے فرق کے باوجود اچھے دوست تھے۔ این کی بات غور سے سننے کے بعد کہا کہ واقعی اگر اخراجات کم کر لیے جائیں تو سات سالوں میں تمام قرضے ادا ہو سکتے ہیں۔ جبکہ این کی خواہش تھی کہ کم عرصے میں وہ قرضوں کے بوجھ سے نجات حاصل کر لیں۔ لیڈی رسل نے اس کی کچھ تجاویز اس لیے ماننے سے انکار کر دیں کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ سر والٹر ایلیٹ کی شان و شوکت برقرار رہے۔

شام کے وقت وکیل مسٹر شیفرڈ اور لیڈی رسل باقی گھر والوں کے ساتھ موجود تھے۔ کچھ تجاویز پیش کی گئیں جن پر عمل کرتے ہوئے قرض سات سال میں اتر سکتے تھے۔ مگر سر والٹر شدید غصے میں آ گئے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں لندن جانا کم کر دوں۔ اپنے ملازمین کو فارغ کرتے ہوئے آدھے گھوڑے بھی فروخت کر دوں۔ نئے بہترین کپڑے سلوانے کے بجائے پرانے کپڑوں پر گزارا کروں۔ یہ سب کچھ کرنے سے تو بہتر ہے کہ میں کسی دوسری جگہ پر جا کر رہنے لگوں۔ باپ کے ساتھ ایلزبیتھ بھی سخت غصے میں لگ رہی تھی۔ مگر احتیاط پسند وکیل موقع کی تلاش میں تھے اور جب سر والٹر نے کسی دوسری جگہ جا کر رہائش کی بات کی تو انہوں نے بھی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ اتنی عظیم الشان جگہ بہت زیادہ اخراجات کا تقاضہ کرتی ہے۔

اگر کسی دوسری چھوٹی جگہ کچھ عرصے کے لیے رہائش اختیار کر لیں تو قرضے اتر سکتے ہیں۔

این کے لیے یہ بات اس لئے پریشان کن تھی کیونکہ کیلنچ ہال سے وہ محبت کرتی تھی۔ اپنی پیاری امی جان کے ساتھ یہاں پر بہت اچھے دن گزارے۔ اس کا تو خیال تھا کہ والد کو یہ بات سن کر غصہ چڑھے گا مگر کچھ دیر ایلزبیتھ سے گفتگو کرنے کے بعد انہوں نے وکیل صاحب کے اس خیال کو پسند کیا۔ کہنے لگے کہ ہاں ہم لندن میں بھی گزارا کر سکتے ہیں۔ وکیل صاحب نے کہا کہ لندن بھی ٹھیک ہے مگر آپ کے لیے باتھ کا علاقہ زیادہ بہتر رہے گا۔

لیڈی رسل نے بھی اس تجویز کی تعریف کی۔ کہا گیا کہ صرف پچاس میل ہی تو دور ہے

اور لندن کے مقابلے میں وہاں پر اخراجات بھی بہت کم ہوں گے۔

ایک خاص وجہ سے این وہاں پر جانا نہیں چاہتی تھی۔

اس لیے کہنے لگی کہ ہمیں اپنے گھر کے قریب ہی کوئی جگہ تلاش کرنی چاہیے شاید اسی گاؤں میں کوئی چھوٹا گھر۔

لیڈی رسل نے کہا کہ اس طرح تو سب لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ پیسوں کی کمی کی وجہ سے رہائش تبدیل کی گئی ہے۔ تمہارے والد صاحب کی شان و شوکت میں فرق نہیں آنا چاہیے۔ پھر محبت سے اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے کہا کہ مجھے علم ہے کہ تمہاری پیاری امی جان کی وفات کے وقت تم وہاں کے سکول میں ہی پڑھ رہی تھیں تو وہاں کی یادیں اتنی زیادہ خوشگوار نہیں ہیں۔ اور جب میرے ساتھ وہاں پر گئیں تھیں تو جو واقعات پیش آئے وہ بھی مجھے یاد ہیں۔

اور واقعی آٹھ سال پہلے گزرے ہوئے وہ واقعات تو ہمیشہ این کے ذہن میں رہتے تھے۔

سر والٹر نے ایلزبیتھ سے کہا تو پھر ہمیں وہاں پر ہی کوئی رہائش تلاش کرنی چاہیے۔

بیٹی کا جواب آیا ہاں اور وہ جگہ بہت شاندار اور ہمارے معیار کے مطابق ہونی چاہیے۔

جیسے ہی وکیل صاحب کے منہ سے نکلا کہ میں فوری طور پر اخبار میں اشتہار دے دیتا ہوں تو سر والٹر کو شدید غصہ چڑھ گیا۔ کیا میں اتنا معمولی انسان ہوں کہ میری حویلی کو کرائے پر دینے کا اخبار میں اشتہار دیا جائے گا۔ ایسا بالکل نہیں کیا جانا چاہیے۔

وکیل نے ہلکی آواز میں کہہ دیا کہ بالکل ایسا ہی ہو گا مگر سوچ رہے تھے، گاؤں میں ایک گھر کرائے کے لیے خالی ہے، اشتہار کے بغیر اس بات کا دنیا کو کیسے پتہ چل سکتا ہے۔

این خوش تھی کہ گھر کرائے پر دینے کی بات کچھ دن کے لیے ختم ہو گئی۔ مگر پھر ایک دن وکیل صاحب نے آکر بتایا کہ حویلی کے لیے کرائے دار مل گئے ہیں۔ وکیل صاحب کے ساتھ ان کی بیٹی مسز کلے بھی آئی تھی۔ الیزبتھ سے ان کے بہت اچھے تعلقات تھے مگر این اور مسز رسل کا خیال تھا کہ شوہر سے علیحدگی کے بعد وہ سر والٹر سے شادی کر کے جائیداد پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ اس لیے اسے ناپسند کرتی تھیں۔ مسز کلے ہمیشہ مسکراہٹ کے ساتھ ایلزبیتھ اور سر والٹر کی ہاں میں ہاں ملاتی۔

وکیل صاحب نے بتایا کہ ایک اچھی خبر ہے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد بہت سے نیوی کے آفیسرز واپس آرہے ہیں۔ ایسے ہی کسی فوجی افسر کو یہ گھر کرائے پر دیا جا سکتا ہے۔

سر والٹر نے کہا کہ اتنا عالی شان گھر کسی معمولی نیوی کے افسر یا سپاہی کو مل جائے تو یہ اس کی خوش قسمتی ہے۔ میں تو اپنے کسی رشتہ دار کو کبھی بھی سمندر کی ملازمت نہ کرنے دوں۔ سمندر صحت خراب کر دیتا ہے۔ ایک ایڈمیرل جو ساٹھ سال کا لگ رہا تھا پتہ چلا کہ وہ تو صرف چالیس سال کا ہے۔ مسز کلے نے خوشامدانہ لہجے میں کہا کہ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مگر ہر کوئی تو آپ جیسا خوش نصیب نہیں ہوتا۔ کچھ غریبوں کو تو سمندر کی نوکری کرنی ہی پڑتی ہے۔

وکیل نے بات جاری رکھی کہ ایڈمرل کرافٹ یہ گھر لینے کے لیے تیار ہیں۔ نہ صرف ہمارا منہ مانگا کرایہ ادا کریں گے بلکہ ان کی بیگم بھی اچھی عادات کی شائستہ خاتون ہیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ رہتے ہوئے دنیا بھی دیکھ چکی ہیں۔ مسز کرافٹ بتا رہی تھیں کہ ان کا بھائی بھی کچھ عرصے نزدیکی علاقے میں رہائش پذیر رہ چکا ہے۔ پھر اپنی بیٹی سے پوچھا کہ انہوں نے اپنے بھائی کا کیا نام بتایا تھا۔ بیٹی تو ایلزبیتھ کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھی گفتگو میں مصروف تھی تو اپنے شوہر کے الفاظ نہ سن سکی مگر این نے یہ بات سن کر پریشانی محسوس کی اور کمرے سے چلی گئی۔ دراصل مسز کرافٹ کے بھائی کے ساتھ اس کی بہت زیادہ یادیں اور تعلق وابستہ تھے۔ اپنے آپ سے کہا کہ شاید کچھ دن بعد وہ خود بھی یہاں پر موجود ہوں۔

کیپٹن فریڈرک وینٹ ورتھ نزدیکی علاقے میں اپنے بھائی کے پاس مقیم تھا تو اس وقت پہلی مرتبہ این سے ملاقات ہوئی۔ کم عمر خود اعتماد اور خوبصورت نوجوان نے سمندری جہاز پر ملازمت اختیار کی تھی۔ اگرچہ اس وقت تو دولت نہ تھی مگر امید تھی کہ ترقی کرتے ہوئے بلند مقام پر پہنچ جائے گا۔ اس نے جیسے ہی حساس اور معصوم این کو دیکھا تو اس سے محبت ہو گئی۔ شادی کی خواہش کا اظہار کر دیا اور این نے فوری طور پر شادی کے لیے ہاں بھی کہہ دی۔

جیسے ہی اپنے والد سر والٹر سے اس بارے میں بات کی تو وہ سخت غصے میں آ گئے۔ اس شخص میں تو کوئی بھی خوبی نہیں ہے۔ نہ دولت مند نہ اچھا خاندان۔ نہ جانے لوگوں کی کیسے ہمت پڑ جاتی ہے کہ میرے جیسے بلند مرتبہ خاندان میں شادی کی خواہش کا اظہار کر دیتے ہیں۔ دراصل انہیں تو صرف اپنے آپ سے مطلب تھا۔ بیٹی کے دل پر کیا گزرے گی اسے بالکل نظر انداز کر دیا۔

چونکہ مسز رسل این سے محبت کرتی تھی اس لیے اس کے جذبات کا احساس تھا۔ پیار سے اسے سمجھایا کہ دیکھو وینٹ ورتھ کے پاس کوئی دولت اور جائیداد نہیں اور اب تمہارے حالات بھی اچھے نہیں ہیں۔ اگر تم دونوں شادی کر بھی لو تو جلد ہی احساس ہو جائے گا کہ دونوں کا ہی غلط فیصلہ تھا۔ اس نوجوان کو بھی ایک دولت مند لڑکی سے شادی کرنی چاہیے جس طرح تمہیں ایک امیر خاندان میں۔ تمہیں انیس سال کی کم عمری میں کوئی جذباتی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

این اگرچہ وینٹ ورتھ سے بہت زیادہ محبت کرتی تھی مگر مسز رسل کی اس بات سے اتفاق کیا کہ کہیں وینٹ ورتھ کا مستقبل اس کی وجہ سے خراب نہ ہو جائے اور شادی سے انکار کر دیا۔ یہ جواب سن کر نوجوان کا دل ٹوٹ گیا اور کہنے لگا کہ تم نے میری محبت کو نہ دیکھا، بلکہ دوسروں کی باتوں میں آ کر انکار کر دیا۔ جاتے ہوئے وہ بہت اداس تھا۔

سات سال گزرنے کے بعد اب دوبارہ اس کے کانوں میں وینٹ ورتھ کا نام گونجا تو سوچنے لگی کہ چند مہینوں بعد شاید وہ اسی گھر میں موجود ہو گا۔ اگرچہ اس عرصے میں دونوں کی ملاقات نہیں ہوئی تھی مگر این کے دل میں وہ ہمیشہ موجود رہا۔ لیکن جس نوجوان کو سات سال پہلے غریب کہا جاتا تھا اب وہ نہ صرف ترقی کرتے ہوئے ایڈمرل کے عہدے تک پہنچ چکا تھا بلکہ کافی دولت بھی اس کے پاس موجود تھی۔

این کا خاندان کیلنچ ہال کو چھوڑ کر باتھ میں چلا گیا۔ این کی چھوٹی شادی شدہ بہن میری کی صحت تھوڑی خراب تھی تو نئے گھر میں جانے کے بجائے این، لیڈی رسل کے ساتھ اپنی بہن میری کی دیکھ بھال کرنے چلی گئی۔ نہ صرف میری سے اس کے بہت اچھے تعلقات تھے بلکہ اس کے شوہر اور دونوں چھوٹے بیٹوں کو بھی اچھی عادت کی وجہ سے پسند کرتی تھی۔ میری کے شوہر کا نام چارلس Charles Musgrove تھا جو اپر کراس نامی گھر میں رہتے تھے۔ باغ اور پھولوں کے درمیان چھوٹا سا گھر۔ جبکہ چارلس کے ماں باپ مسٹر اینڈ مسز مس گریو نزدیک ہی ایک بہت بڑے گھر میں اپنی دو بیٹیوں ہینریٹا Henrietta Musgrove اور لوئزا کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ لوئزا کی عمر انیس اور ہینریٹا کی بیس سال۔ دونوں خوش مزاج اور خوبصورت۔ ہمیشہ خوش رہتیں اور رقص کی محفلوں میں دوسرے لوگوں کے ساتھ دوستی کر کے خوشی محسوس کرتیں۔ این کی دونوں کے ساتھ گہری دوستی تھی۔

این کے پرانے گھر میں ایڈمرل اور مسز کرافٹ رہنے کے لیے آ گئے۔ ملاقات کے لیے مسٹر اینڈ مسز Musgrove کے اور پھر چارلس Musgrove کے گھر بھی گئے۔ وہاں پر گفتگو کے دوران بتانے لگے کہ مسز کرافٹ کا بھائی بھی ہمارے پاس کچھ دن رہنے کے لیے آ رہا ہے۔ این نے بھی یہ الفاظ سنے تو سوچ میں پڑ گئی کہ کیا فریڈرک وینٹ ورتھ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

ہینریٹا اور لوئزا بھی جب این سے ملنے آئے تو گفتگو کا موضوع وینٹ ورتھ ہی تھا۔ چونکہ دونوں کی عمر بھی شادی کے قابل تھی اس لیے ایک امیر اور دولت مند نوجوان کی امد ان کے لیے بھی امید اور خوشی کا باعث تھی۔

البتہ انہیں این کے اس سے سات اٹھ سال پرانے تعلقات کا علم نہ تھا۔

این نے اپنے اپ کو وینٹ ورتھ سے ملاقات کے لیے تیار کر لیا۔ سوچا کہ اپنے خیالات اور جذبات کو چھپاتے ہوئے معمول کی طرح ملاقات کروں گی۔ کچھ دن بعد وہ کیلنچ ہال آ گیا تو این کی بہن میری اور اس کے شوہر چارلس نے اپنے گھر میں سب کی دعوت کی۔ سات سال کے بعد جب دوبارہ این اور وینٹ ورتھ کی ملاقات ہوئی تو اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ این کو دیکھا۔ ہینریٹا، لوئزا اور میری تینوں کی خواہش تھی کہ اس اچھی عادت کے خوبصورت انسان کے ساتھ تفصیل سے گفتگو کریں۔

دوبارہ ملاقات کے بعد این کے ذہن میں پرانی یادیں تازہ ہو چکی تھیں۔ سوچ رہی تھی کہ وقت کتنی تیزی سے گزر گیا، مگر محبت برقرار ہے۔ پھر کئی مرتبہ وینٹ ورتھ وہاں پر آیا، این سے بھی ملاقات ہوئی، مگر دونوں ہی خاموش رہتے۔ البتہ ہینریٹا اور لوئزا اس میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہوئے خوب گفتگو کرنے کی کوشش کرتیں۔ سمندر میں اس کی جنگی مہمات کے بارے میں سنتیں اور حیران پریشان رہ جاتیں۔ این کو صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ دونوں بہنیں وینٹ ورتھ کو پسند کر رہی ہیں

اور وہ بھی ان سے گفتگو کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہے۔

این کے ساتھ سلیقے اور احترام سے تو گفتگو کرتا مگر اس میں گرم جوشی یا محبت دکھائی نہ دیتی۔ ہمیشہ سنجیدہ رہتا۔ ایک دن جب گھر والے باہر تھے اور این بیمار بچے کے پاس موجود تھی تو اچانک وینٹ ورتھ وہاں آ گیا۔ شرمندگی کا اظہار کیا کہ گھر والے موجود نہیں ہیں، پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ این نے اگرچہ کہہ دیا کہ گھر والے بس آنے ہی والے ہیں مگر وینٹ ورتھ کی خاموشی کی وجہ سے خواہش تھی کہ کمرے سے بھاگ جائے۔ لیکن پھر سوچا کہ اس بات سے برا منا سکتا ہے۔

سوچنے لگی مجھے گفتگو کرنی چاہیے مگر ہم دونوں کے پاس ہی کہنے اور سننے کو کچھ بھی نہیں۔

پھر اس کا بھانجا اس کی کمر پر چڑھ کر کہنے لگا کہ خالہ جان مجھے سیر کرائیں۔ این نے کہا کہ اس وقت نہیں میں بہت تھکی ہوئی ہوں مگر بچہ اصرار کر رہا تھا۔ اچانک وینٹ ورتھ نے بچے کو اپنی کمر پر بٹھا لیا۔ این سمجھ گئی کہ اسے خوش کرنے کے لیے یہ کیا گیا ہے مگر پریشانی میں شکریہ ادا کرنا بھی بھول گئی۔ سوچنے لگی کہ یہ مجھے کیوں خوش کرنا چاہتے تھے۔ ہینریٹا، لوئزا اور اپنی بہن کے آنے پر خوشی محسوس کی۔

خزاں کا موسم آ گیا۔ وینٹ ورتھ کے ساتھ ہینریٹا، لوئزا اور این تقریباً روزانہ ہی سیر کے لیے جاتے۔ این ان کی گفتگو سنتے ہوئے اندازہ لگانے کی کوشش کرتی کہ وینٹ ورتھ ہینریٹا سے محبت کر رہے ہیں یا لوئیزا سے

مگر محسوس کیا کہ گفتگو میں محبت کا کسی قسم کا اشارہ نہیں دیا جا رہا۔

ایک دن طویل سیر کے بعد وہ تھک کر گھنے درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ ایڈمرل اور مسز کرافٹ اپنی بگھی میں وہاں سے گزر رہے تھے۔ ان لوگوں کو دیکھ کر رکے اور کہنے لگے کہ گاڑی میں ایک شخص کے لیے گنجائش ہے۔ آپ میں سے جو سب سے زیادہ تھکا ہوا ہے اسے یہاں پر آجانا چاہیے۔ ہینریٹا، لوئیزا اور میری نے منع کر دیا۔ ایڈمرل اور مسز کرافٹ نے دیکھا کہ این زیادہ تھکی ہوئی ہے تو اسے ساتھ سفر کرنے کی دعوت دے دی۔ وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر اس سے پہلے ہی وینٹ ورتھ نے کہا واقعی آپ تھکی ہوئی ہیں اور ہاتھ بڑھاتے ہوئے اسے سہارا دے کر گاڑی میں بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔ این دوبارہ سوچ رہی تھی کہ میرا اس طرح خیال کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کے سات سال گزرنے کے بعد بھی وہ مجھ سے محبت کر رہے ہوں۔

گھوڑا گاڑی میں دونوں میاں بیوی گفتگو کرنے لگے کہ وینٹ ورتھ کو اب شادی کر لینی چاہیے۔ ہینریٹا اور لوئزا دونوں سے اس کے اچھے تعلقات ہیں مگر معلوم نہیں کسے زیادہ پسند کرتا ہے۔ بیگم نے جواب دیا کہ ہاں دونوں ہی بہت خوبصورت اور اچھی لڑکیاں ہیں مگر معلوم نہیں کہ کسی سے محبت کرتا بھی ہے کہ نہیں۔ اور اگر کرتا ہے تو کس سے۔

وینٹ ورتھ چند دنوں کے لیے اپنے دوستوں کے پاس سمندری علاقے لائم میں چلا گیا۔ جب واپسی ہوئی تو تمام لوگوں کو بتایا کہ اچھا وقت گزارنے کے لیے شاندار علاقہ ہے۔ یہ سن کر کچھ عرصے بعد تمام لوگ اس علاقے میں سیر کے پہنچ گئے۔ سمندر کے کنارے گھومنا انہیں بہت اچھا لگا۔ وینٹ ورتھ کے نیوی کے دوست Captain Harville کیپٹن ہارول اور اسکی بیگم نے سب کا شاندار استقبال اور بہت زیادہ مہمان نوازی کی جبکہ وینٹ ورتھ کا ایک اور غیر شادی شدہ دوست Captain Benwick کیپٹن بین وک بھی وہاں بطور مہمان موجود تھا۔

ہوٹل میں پہنچے تو این نے ایک تیس سال کے قریب شخص کو دیکھا جو اگرچہ زیادہ خوبصورت تو نہ تھا مگر بہت دولت مند نظر آرہا تھا۔ این نے محسوس کر لیا کہ وہ شخص دل میں اس کی خوبصورتی کی تعریف کر رہا ہے۔ وینٹ ورتھ نے اس بات کو محسوس کر لیا اور اس طرح این کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھو میں تو تم سے سات سالوں سے محبت کر رہا ہوں۔

بعد میں وینٹ ورتھ نے اس شخص کے بارے میں ہوٹل کے عملے سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ان کا نام مسٹر ولیم ایلیٹ ہے۔ بہت بڑی جائیداد کے مالک ہیں۔ این نے یہ سن کر حیران ہوتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہمارے کزن اور جائیداد کے اگلے وارث ہیں۔

سمندر کے کنارے سیر کے دوران لوئزا نے تھوڑی اونچی دیوار سے نیچے چھلانگ لگائی۔ وینٹ ورتھ نے اسے ہاتھ کا سہارا دیا۔ لوئزا کو کھیل دلچسپ لگا تو دوبارہ چھلانگ لگائی مگر وینٹ ورتھ کے پکڑنے میں دیر ہوئی اور وہ زمین پر گری۔ سر پر زخم آنے سے بے ہوش ہو گئی۔ سب لوگ بہت پریشان ہو چکے تھے۔ کچھ حواس بحال ہوئے تو کیپٹن بین وک سے کہا کہ اسے ہم گھر لے جا رہے ہیں اپ ڈاکٹر کو لے کر وہاں ہی پہنچیں۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اگرچہ زخم گہرا ہے۔ احتیاط کی ضرورت ہے۔ مگر تندرست ہونے میں وقت لگے گا۔ کیپٹن ہارول نے کہا تندرست ہونے تک میرے گھر میں ہی رہے گی۔ مسز ہارول کو نرسنگ کا تجربہ تھا تو انہوں نے کہا دیکھ بھال میں کروں گی۔ فیصلہ کیا گیا کہ کچھ لوگ لوئزا کی دیکھ بھال کریں گے اور کچھ جا کر یہ خبر اس کے والدین کو دیں گے۔ مگر یہ مشکل کام کون سرانجام دے سکتا ہے۔ کیپٹن وینٹ ورتھ نے کہا کہ این سمجھدار ہیں اور اسی لیے یہ کام بخوبی کر سکتی ہیں۔

این فوری طور پر مسٹر وینٹ ورتھ کے ساتھ لوئزا کے گھر کی طرف روانہ ہوئی۔ ایک طرف تو وہ خوش تھی کہ وینٹ ورتھ نے اس پر اعتماد کیا، ابھی تک اس کی عزت کرتے ہیں لیکن دوسری طرف سوچ رہی تھی کہ شاید لوئزا کے صحت مند ہونے پر دونوں شادی کے بارے میں سوچیں۔

لوئزا کے والدین بیٹی کے حادثے کا سن کر فوری طور پر اس کے پاس روانہ ہو گئے۔

مسز رسل کو اکیلے میں این سے بات کرنے کا موقع ملا تو دلی جذبات معلوم کرنے کے لیے کہنے لگی کہ وینٹ اور لوئزا اچھے میاں بیوی ثابت ہو سکتے ہیں۔ دراصل این کے دل کا حال جاننے کی خواہش مند تھی مگر اب این بھی اپنے دلی جذبات چھپانا سیکھ چکی تھی۔

مسز رسل کو خوشی ہوئی کہ این نے اب بات کو اہمیت نہیں دی۔ پھر یہ خبر بھی سنائی کہ ویلیم ایلیٹ اس کے والد کے ساتھ ہاتھ میں کئی ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ اب وہ آپ کے خاندان کے ساتھ اچھے تعلق کے خواہش مند ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ ایلزبیتھ کے ساتھ شادی کے بھی خواہشمند۔ اور اس سے اچھی بات ہو بھی نہیں سکتی کہ آپ کی والدہ کے بعد ان کی ایک بیٹی وہاں پر بطور مالکن رہے۔

این کے زہین دماغ نے فوری طور پر سوچا کہ یقینی طور پر جائیداد حاصل کرنے کے لیے ہی وہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہوں گے۔

مسز رسل نے کہا کہ یہاں پر میرا دل نہیں لگ رہا تو اب باتھ جا رہی ہوں۔ این نے بھی ساتھ جانے کی حامی بھر لی۔ مگر این کو اندیشہ تھا کہ مسز کلے بھی وہاں پر موجود ہوں گی جن سے وہ ملاقات کی خواہش نہیں رکھتی تھی۔ مسز رسل نے جواب دیا کہ ہاں بد قسمتی سے وہ وہاں پر ہی موجود ہیں۔

اپنے نئے گھر باتھ پہنچنے کے بعد اس کے والد نے اسے بتایا کہ اگرچہ یہاں پر مرد اور عورتیں خوبصورت نہیں لیکن پھر بھی کچھ لوگوں سے تعلقات بنائے جا چکے ہیں۔ یہاں کی خواتین کے مقابلے میں تو مسز کلے کو بھی بہت خوبصورت کہا جا سکتا ہے۔ گفتگو کا موضوع تبدیل کرتے ہوئے مسٹر ایلیٹ کے بارے میں دریافت کیا۔ باپ نے ایلیٹ کی بہت تعریفیں کی۔ اور جب گھر میں آیا اور این کو دیکھا تو خوشگوار حیرت کے ساتھ کہا کہ ہماری تو لائم کے ہوٹل میں پہلے بھی ملاقات ہو چکی ہے۔ میری تو دلی خواہش تھی کہ آپ کا نام معلوم کروں۔ چلو اچھا ہوا کہ اب پتہ چل گیا۔ کافی دیر تک دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار گفتگو میں مصروف رہے۔ اگرچہ عادات کو پسند کیا مگر ذہن بار بار یہ سوال کرتا رہا کہ اچانک دس سال کے بعد انہیں ہمارا خیال کیسے آ گیا۔ کوئی تو خاص وجہ ہو گی جو اتنے اچھے رویے کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔

مسز رسل نے بھی دونوں کو قریب ہوتا دیکھا تو سوچا کہ شاید مسٹر ایلیٹ این کو پسند کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک تو اس رشتے میں بھی کوئی برائی نہیں تھی۔ ایک دن این سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے صاف الفاظ میں بتا دیا کہ اس کا مسٹر ایلیٹ کے ساتھ شادی کا کوئی ارادہ نہیں۔ صرف اچھے دوست ہیں اور کوئی بات نہیں۔

این کو پتہ چلا کہ سکول کی ایک سہیلی مسز سمتھ اب ان کے گھر کے قریب ہی رہتی ہے۔ اگرچہ شوہر کی وفات کے بعد بیمار بھی ہیں اور حالات بھی ٹھیک نہیں۔ مدد کرنے کا فیصلہ کیا اور ان سے ملاقاتیں بھی شروع ہو گئیں۔ آپس میں محبت بھری دلچسپ گفتگو ہوتی۔

بہن میری کا خط ملا جس میں بتایا کہ اب لوئزا کی صحت بہتر ہے اور مسٹر بین وک اسے پسند کرتے ہوئے شادی کے بھی خواہشمند ہیں۔ دراصل بیماری کے دوران انہوں نے لوئزا کا بہت زیادہ خیال رکھا چنانچہ نہ صرف اس نے بلکہ اس کے گھر والوں نے بھی شادی کے لیے رضامندی ظاہر کر دی۔ این کے لیے یہ خوشی کی خبر تھی کیونکہ وہ بھی چاہتی تھی کہ مسٹر وینٹ ورتھ لوئزا سے شادی نہ کریں۔

کچھ عرصے بعد دوبارہ جب این کا شہر جانا ہوا تو خریداری کے دوران وینٹ ورتھ کو بھی اپنے دوستوں کے ساتھ وہاں پر دیکھا۔ وہ قریب آیا اور چہرے کے تاثرات سے پتہ چل رہا تھا کہ این کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ رویہ دوستانہ تھا مگر محبت بھرا نہیں۔ کہنے لگا کہ باہر بارش ہو رہی ہے تو مجھے آپ کے لیے گھوڑا گاڑی کا انتظام کرنا چاہیے۔

شکریہ، مگر میرے کزن مسٹر ایلیٹ یہاں موجود ہیں اور ان کے ساتھ ہی گھر جاؤں گی۔ وینٹ ورتھ کو یاد آ گیا کہ پہلے بھی ہوٹل میں یہ این کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ایلیٹ بھی وہاں پہنچ گیا اور این وینٹ ورتھ کو خدا حافظ کہہ کر اس کے ساتھ گھر روانہ ہو گئی۔

بعد میں این کی بہت زیادہ خواہش تھی کہ کیپٹن وینٹ ورتھ سے ملاقات ہو۔ کئی ہفتے بعد میوزک کے پروگرام میں تھیٹر گئی تو وہاں پر وینٹ ورتھ سے ملاقات ہو گئی۔ قریب آ کر اس نے بہت اچھے طریقے سے خیریت دریافت کی۔ کہنے لگا کہ لائم کے حادثے کی وجہ سے ہمیں اچانک جدا ہونا پڑا اور اس کے بعد گفتگو کا موقع نہیں ملا۔ پھر کہا کہ آپ کو لوئزا اور مسٹر بین وک کی منگنی کی اطلاع مل چکی ہو گی۔ این نے اپنی سہیلی کے اچھے مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یقینی طور پر وہ ایک دوسرے سے بہت محبت کر رہے ہوں گے۔

کیپٹن وینٹ ورتھ نے کہا کہ وہ خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں جو شادی کرنا چاہیں تو کسی دوسرے کو اس پر اعتراض نہ ہو۔ دو خوش قسمت دلوں نے محبت کی اور مل بھی گئے ورنہ کئی لوگوں کو تو طویل عرصے دکھ درد برداشت کرنا پڑتا ہے۔ این اس کی یہ گفتگو سننے کے بعد جذباتی ہو کر تیزی سے سانس لے رہی تھی۔ وینٹ ورتھ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر اسی وقت ولیم ایلیٹ وہاں پہنچ گیا۔ موسیقی کی ابتدا ہونے والی ہے تو ہمیں فوری طور پر اپنی سیٹوں کو سنبھال لینا چاہیے۔ این اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے مڑی تاکہ وینٹ ورتھ سے معذرت کی جائے مگر وہ پہلے ہی وہاں سے جا چکا تھا۔ اگرچہ اس وقت ولیم ایلیٹ کی مداخلت کا افسوس ہوا لیکن دل میں خوش تھی کہ اسے وینٹ ورتھ کے دلی جذبات کا پتہ چل چکا ہے۔ موسیقی پر دھیان دینے کے بجائے این کی نظریں وینٹ ورتھ کو تلاش کرتی رہیں۔

کچھ دیر کے بعد ولیم کو جیسے ہی موقع ملا تو اس نے این کا ہاتھ تھاما تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف دیکھنا پڑا۔

محبت بھرے لہجے میں اظہار محبت شروع کیا ہی تھا کہ دوبارہ موسیقی بجنا شروع ہو گئی اور این جو بہت پریشانی محسوس کرنے لگی تھی اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ دوبارہ وقفہ ہوا تو مزید اظہار محبت سے بچنے کے لیے معذرت کرتے ہوئے کچھ دیر اکیلے چہل قدمی کی اجازت مانگی۔ دراصل وہ وینٹ ورتھ کو تلاش کرنا چاہتی تھی۔ وہ مل تو گیا مگر بہت پریشان نظر آ رہا تھا۔ اپنی پریشانی بتانے سے انکار کرتے ہوئے وہاں سے جانے کی اجازت طلب کی۔ اور تھوڑی دیر بعد ہی معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے بعد این کے چہرے پر مسکراہٹ آ چکی تھی۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ وینٹ ورتھ اس سے ابھی بھی محبت کرتا ہے۔ کچھ دیر پہلے اظہار محبت بھی کرنا چاہتا تھا مگر اس کے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ میں ولیم ایلیٹ کو پسند کرتی ہوں۔ اور یقینی طور پر یہی پریشانی کی وجہ ہے۔

اپنی سکول کی سہیلی مسز سمتھ سے دوبارہ ملاقات کے لیے گئی تو چہرے پر خوشی دیکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے لوگ جو بات کر رہے ہیں وہ درست ہے کہ تم مسٹر ولیم ایلیٹ سے شادی کر رہی ہو۔ مگر جب این نے بتایا کہ پسند تو کر رہی ہوں مگر ولیم ایلیٹ کو نہیں۔ یہ بات سن کر مسز میتھ نے اطمینان محسوس کیا۔ پھر کہا کہ میں سوچ رہی تھی کہ اگر تم اسے پسند کر رہی ہو تو میں یہ بات تمہیں کیسے بتاؤں کہ وہ اچھا انسان نہیں ہے۔ این نے پریشانی سے پوچھا کہ سہیلی ہونے کے ناطے مجھے تمام باتوں سے آگاہ کرو۔ مسز سمتھ نے بتانا شروع کیا کہ یہ میرے مرحوم شوہر کا بہت پرانا دوست ہے۔ لہذا میں اسے بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔ نہایت برا انسان ہے اور اسی نے بے دردی سے میرے شوہر کو قرضوں کی دلدل میں دھکیل دیا۔ صرف میرے شوہر کی ہی نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کی زندگیاں اپنی خود غرضی کی وجہ سے برباد کر دیں۔ میرے شوہر کا پیسہ اس کے پاس موجود ہے مگر دیکھو کہ میں کتنے برے حالات میں غربت کی زندگی بسر کر رہی ہوں۔

این نے پوچھا کہ قانون کے مطابق میرے باپ کی تمام جائیداد بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے اس کے پاس ہی جانی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ والد صاحب اور ہمارے اتنے زیادہ قریب ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔

جواب آیا کہ وجہ مسز کلے ہیں۔ اسے کسی طرح علم ہو گیا ہے کہ وہ آپ کے والد صاحب کے قریب ہے۔ اس کے ذہن میں خیال آ چکا ہے کہ شاید آپ کے والد مسز کلے سے شادی بھی کر سکتے ہیں۔ اور اگر ان کا بیٹا پیدا ہو گیا تو ولیم ایلیٹ کو جائیداد سے محروم ہونا پڑے گا ۔ تو یہ شیطان صفت انسان اب آپ کے والد کے قریب آ کر انہیں قائل کرنا چاہتا ہے کہ وہ اس شادی سے گریز کریں۔ اور اگر تم جیسی اچھی لڑکی سے وہ شادی کرنے میں کامیاب ہو گیا تو یقینی طور پر نہ صرف تمہارے والد کو شادی سے روکنے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ تمام جائیداد بھی یقینی طور پر اس کی ہو گی۔

این یہ سوچ کر کانپنے لگی کہ مسز رسل تو زور ڈال کر اسے ولیم ایلیٹ کے ساتھ شادی پر رضامند کر سکتی تھیں۔ لیکن شکر ہے کہ حقیقت کا علم ہونے کے بعد اب ایسا ممکن نہیں ہو گا۔

سچائی علم ہونے کے بعد این کا رویہ ایلیٹ کے ساتھ بالکل تبدیل ہو چکا تھا۔ سوچنے لگی کہ دیکھو یہ شخص کتنا خود غرض اور مطلبی انسان ہے۔ جبکہ وینٹ ورتھ جیسا اچھا انسان مجھ سے آٹھ سال سے محبت کر رہا ہے۔ پریشان ہے، مگر اپنی پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔ اب این دوبارہ دل کی گہرائیوں سے اس سے محبت کر رہی تھی اور ملاقات کی خواہشمند بھی تھی۔

وینٹ ورتھ کی بہن اور اس کا شوہر کچھ دن کے لیے باتھ آئے تو سب کے لیے دعوت کا اہتمام کیا۔ انہوں نے این کے ساتھ بہت محبت سے گفتگو کی۔ بتانے لگے کہ جب بھی میں سمندر میں سفر کرتا ہوں تو میری بیگم میرے ساتھ ہوتی ہے۔ اور ان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے مجھے سمندر کی تکالیف کا بالکل بھی احساس نہیں ہوتا۔ این نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ آپ دونوں خوش قسمت ہیں۔ بہت سی بیگمات تو اپنے شوہروں سے دوری کی وجہ سے سخت افسردہ اور غمگین ہو جاتی ہیں۔ جواب آیا کہ تم نے تو صرف خواتین کی طرف داری کی ہے، حقیقت میں مرد اپنی محبت سے دوری کو زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ عورت تو اپنی محبت کو جلد فراموش کر دیتی ہے مگر مرد کو اس کے لیے بہت وقت لگ جاتا ہے۔

این نے خاموشی سے غور کر لیا کہ مسٹر وینٹ ورتھ، جو کہ کچھ لکھنے میں مصروف تھے، یہ گفتگو اب غور سے سن رہے تھے۔

این نے مسٹر کرافٹ کو جواب دیا کہ میں آپ کی بات سے متفق نہیں۔ جب عورت محبت کرتی ہے تو پریشانیوں کا سامنا کرنے کے باوجود اس کے دل میں محبت موجود رہتی ہے۔ بلکہ اس وقت بھی جب اپنی محبت کے ملنے کی بالکل بھی امید نہ ہو۔

این نے دیکھا کہ مسکراتے ہوئے وینٹ ورتھ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں اور پھر اچانک کاغذ کا ایک ٹکڑا اسے پکڑاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ این کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ سوچ رہی تھی کہ ان چند الفاظ میں ہی اس کی مستقبل کی خوشیوں کا انحصار ہے۔ اور پھر جب خط پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ میں نے آپ کی گفتگو سنی۔ آپ نے کہا کہ عورت مرد سے بہت زیادہ دیر اپنی محبت کا انتظار کرتی ہے۔ میں تو آپ کی طرف سے مایوس ہو چکا تھا مگر آپ کے الفاظ نے میری ہمت بندھائی۔ ساڑھے آٹھ سال سے میں آپ اور صرف آپ سے محبت کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہیں پہلے کی طرح دوبارہ آپ میری محبت کو ٹھکرا نہ دیں۔ میرے دل میں صرف آپ اور آپ ہیں۔ آپ کے چہرے کی ایک مسکراہٹ دیکھ کر میں سمجھوں گا کہ مجھے تمام دنیا کی دولت حاصل ہو گئی۔

یہ تحریر پڑھنے کے بعد این کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔ اتنی خوشی ملنے کے بعد کیسے ممکن تھا کہ نیند قریب آ سکے۔ دوسرے دن جب وینٹ ورتھ سے ملاقات ہوئی تو چہرے کی مسکراہٹ سے وہ جان گیا کہ اپنی محبت کو حاصل کر چکا ہے۔ آٹھ سال کی جدائی نے ان کی محبت میں بہت اضافہ کر دیا تھا۔ وینٹ ورتھ نے بتایا کہ مجھے بہت پریشانی تھی کہ کہیں آپ کی شادی ولیم ایلیٹ کے ساتھ نہ ہو جائے۔ جبکہ این نے کہا کہ میں بہت فکر مند تھی کہ کہیں آپ لوئزا سے شادی نہ کر لیں۔ جواب آیا آپ کی خوبصورتی اور محبت کے سامنے تو دنیا کی کوئی دوسری عورت بالکل بھی حیثیت نہیں رکھتی۔

اب جب کہ مسٹر وینٹ ورتھ بہت بڑی جائیداد کے مالک تھے تو مسٹر والٹر شادی سے کیسے انکار کر سکتے تھے۔ جبکہ مسز رسل کو شرمندگی تھی کہ اس کی وجہ سے آٹھ سال تک دو محبت کرنے والے ایک دوسرے سے دور رہے۔

ولیم ایلیٹ نے جب دیکھا کہ مسز کلے کا خطرہ اپنی جگہ برقرار ہے تو ایک نئی ترکیب سوچی۔ اسے اپنی طرف راغب کیا۔ اور مسز کلے کے ذہن میں بھی یہ بات آ گئی کہ اگرچہ مسٹر والٹر سے شادی نہ کر کے فوری طور پر تو جائیداد حاصل نہیں ہو سکتی مگر ولیم ایلیٹ کے ساتھ شادی کر کے وہ مستقبل میں اس جائیداد کی مالک بن سکتی ہے چنانچہ اس نے ولیم ایلیٹ سے شادی کر لی۔

وینٹ ورتھ کی کوششوں سے مسز سمتھ کو ان کی رقم مل گئی اور زندگی بھی خوشحال ہو گئی۔ جلد ہی لیڈی رسل کی غلطیوں کو بھلا کر ان سے بھی تعلقات بہتر ہو گئے۔

مسٹر وینٹ ورتھ اور این جیسے محبت کرنے والے انسانوں سے تو ہر کوئی چاہت اور محبت ہی رکھتا ہے۔

بین الاقوامی ادب کی تاریخ
تمام بہترین کتب کے تراجم

دلچسپ تراجم کی لائبریری

آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

جین آسٹن کے تمام ناولز

اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

Jane Austen

جین آسٹن

1775 - 1817		
Pride and Prejudice Urdu Translation	پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس	(1813)
Persuasion Urdu Translation	پرس ویشن	(1818)
Emma Urdu Translation	اے ما	(1815)
Sense and Sensibility Urdu Translation	سنس اینڈ سنسی بیلیٹی	(1811)
Northanger Abbey Urdu Translation	نور تھ اینگر ایبے	(1818)
Mansfield Park Urdu Translation	مینس فیلڈ پارک	(1814)

سید عرفان علی

جین آسٹن پرس ویژن

اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan

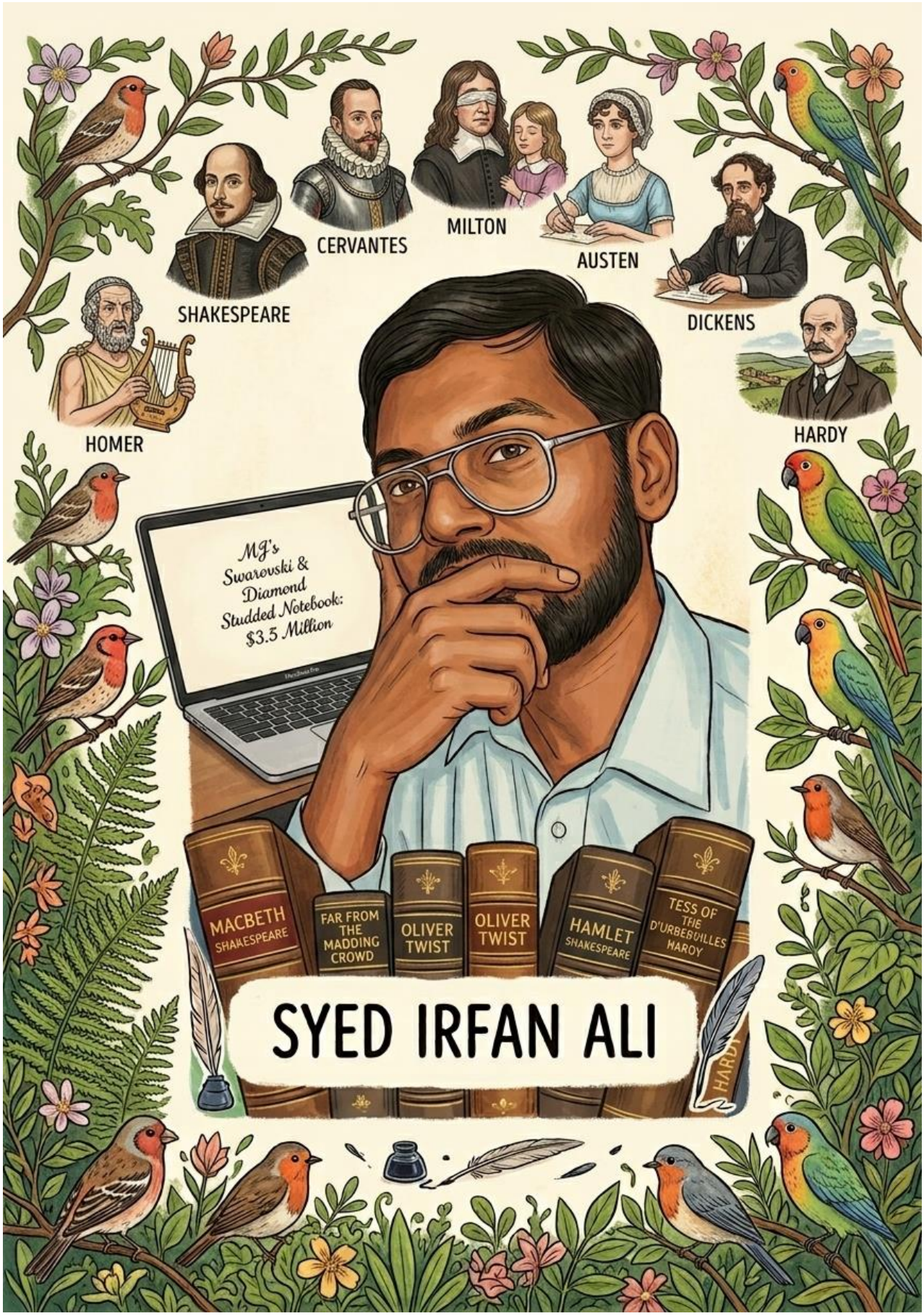
SHAKESPEARE
CERVANTES
MILTON
AUSTEN
DICKENS
HOMER
HARDY
MJ's Swarovski & Diamond Studded Notebook: $3.5 Million
MACBETH SHAKESPEARE
FAR FROM THE MADDING CROWD
OLIVER TWIST
OLIVER TWIST
HAMLET SHAKESPEARE
TESS OF THE D'URBERVILLES HARDY
SYED IRFAN ALI